بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چو ہم باتو گرائی چارہ قادیان بینی | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۱۷ | ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۵

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح و دور احمد مہدی زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰ روپیہ

معاونین ۱۰ روپیہ

بر ضلعے } ۵ روپیہ

خود ۳ روپیہ

عام قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمائیں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدمے دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۶- جولائی ۱۹۰۵ء - کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ - ترجمہ - مین مخفی خزانہ تھا - پھر مین نے چاہا کہ مین پہچانا جاؤن -

فرمایا - یہ صفات الٰہیہ کا ظہور ہے - کسی زمانہ مین کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے - اور کسی زمانہ مین پوشیدہ رہتی ہے - جب ایک اصلاح کا زمانہ دور پڑجاتا ہے - اور لوگون مین خداشناسی نہین رہتی - تو اللہ تعالےٰ نے پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت قائم ہو پھیلتی ہے - لیکن جس زمانہ مین وہ مخفی ہوتا ہے - اس زمانہ مین عابدون کی عبادۃ اور زاہدون کے زہد بھی ادہورے اور نکمے رہ جاتے ہین

یہ الہام براہین احمدیہ مین بھی درج ہے - لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے - اس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے -

۲۹- جولائی ۱۹۰۵ء - "محمد مُفلح"

اس الہام مین حضرت مسیح موعود کو اس نئے نام سے خطاب کیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی پُر درد باتین

پرسون مین نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤن کا اندیشہ زیادہ ہوگیا ہے - اور غم و ہم کے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا مین نے دعا تو بہت کی ہے - اور التزام اگرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے - کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم مین گرفتار ہے - دین کے غم و ہم کا موقعہ انہین کب ملے گا اس زندگی مین مصائب کا آنا ضروری ہے - اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات مین کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے - اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر مین پیچ و تاب کھاتی رہے - تو وہ وقت صافی اُسے کب میسر آئے گا - جبکہ اس کا سارا ہم و غم دین ہوگا - وہ جماعت جس نے بیعت مین اقرار کیا ہو کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکہین گے - وہ بھی اگر اسی دلدل مین دن رات پھنسے رہین - تو بتاؤ - وہ اس نازک عہد کے ایفا کی طرف کب توجہ فرمائین گے - فرمایا

مین تو حلفاً کہہ سکتا ہون - کہ جب سے مجھے ہوش ہے مین دنیا کے ہم و غم مین کبھی مبتلا نہین ہوا - فرمایا - جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہوگی - ایک کھتری سے مین نے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور مین بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیان اور نامرادیان بیان کرتا اور سخت کڑہ رہا تھا مین نے کہا لوگ دنیا کے لئے کیون اس قدر دکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم مین گرفتار ہین - اس نے کہا - تم ابھی بچہ ہو - جب گھر ستی ہوگے جب تمہین ان باتون کا پتہ لگے گا - فرمایا - ایک عرصے کے بعد جب غالباً میری عمر چالیس کے قریب ہوگی - کسی تقریب سے پھر اسی کھتری سے گفتگو کا اتفاق ہوا - مین نے کہا اب بتاؤ - اب تو مین گھر ستی ہون - اس نے کہا - تم تو ویسے ہی ہو - فرمایا - ہر شخص اپنے دل مین جہانک کر دیکھے - کہ دین و دنیا مین سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے - اگر ہر وقت دل کا رُخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے - تو اُسے بہت فکر کرنی چاہیئے - اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہین ہوتی - فرمایا - کاش لوگون کی سمجھ مین یہ بات آجاتی - کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے - اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالےٰ متکفل و متولی ہوجاتا ہے - فرمایا مین نے کبھی نہین سُنا - اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو - یا اس کی اولاد دروازون پر بھیک مانگتی پھرتی ہو - ہان دنیا کے ملوک اور امرا اور اغنیا کا یہ بُرا حال اکثر سنا گیا ہے - کہ کئی اولادنے در بدر ٹکڑے مانگے ہین - خدا تعالےٰ کی سُنّت مستمرہ ہے - کہ کبھی کوئی کامل مومن بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہین بیٹھا - اور نہ اس کی اولاد کو رہ و زبد دیکھنا نصیب ہوا اگر لوگ ان باتون پر پختہ ایمان لے آئین - اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالےٰ پر کرلین - تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پاجائین فرمایا - اکثر لوگون کو اولاد کی آرزو بھی اس خیال سے لگی رہتی ہے - کہ کوئی ان کی مردار دنیا کا وارث پیدا ہوجائے - نہین جانتے - کہ اگر وہ بدکار و ناہنجار نکلے - تو ان کا کمایا ہوا روپیہ اور اندوختہ فسق و فجور مین ان کا معاون ہوگا - اور ان کی سیہ کاریون کا ثواب ان کے نامہ اعمال مین ثبت ہوتا رہیگا - فرمایا - اولاد کی آرزو کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کا سا دل درکار ہے - اللہ تعالےٰ کا قرآن کریم مین اس کا ذکر کرنا اس لئے ہے - کہ حضرت زکریا ع کی دعا ولد صالح کے لئے مومنون کے لئے اُسوہ ٹھر جائے - فرمایا زندگی ناقابل اعتبار ہے - فرصت بہت کم ہے - ہر ایک کو چاہیئے - کہ دین کی فکر مین لگ جائے - اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہین - آج صبح تین بجے کے قریب زلزلہ سخت دھکا لگا - صبح کی نماز مین حضرۃ

تشریف لائے - فرمایا کل مین دعا کر رہا تھا - کہ ایسے لوگ شرارتون مین بڑھ رہے ہین - اور غفلت نے ان کے قلوب موٹے کر دیئے ہین - کہ اگر یونہی سکون قرار رہا - تو ان کا استہزا ترقی کر جائے گا - اس سلسلہ کو جاری رہنا چاہیئے - فرمایا - اب ان مادہ پرست منکران قدرۃ الٰہی کا مقابلہ اللہ تعالےٰ سے آپڑا ہے - یہ حکم لگاتے ہین - کہ کوئی آفت آنے والی نہین -

آخر مین فرمایا - کہ ہماری جماعت کے لئے اب عمدہ وقت ہے - کہ ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلین - اس لئے کہ اللہ تعالےٰ بھی ان کے لئے تبدیلی کرے - فرمایا - خدا تعالےٰ کا معاملہ انسان کے ساتھ اس کے گمان اور تبدیلی کے اندازہ پر ہوتا ہے - سو خدا تعالےٰ پر نیک گمان رکھو - اور دعا اور اُمید مین کبھی نہ تھکو - اور نہ مایوس ہو - والسلام

خاکسار عبد الکریم - ۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء -

ڈائری

۲۶- جولائی ۱۹۰۵ء - فرمایا - دعا اور توجہ مین ایک روحانی اثر ہے - جس کو طبعی لوگ صرف مادی نظر رکھنے والے ہین نہین سمجھ سکتے - سنت اللہ مین دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے - نیند کیواسطے طبعی اسباب رطوبات کے بیان کئے جاتے ہین - مگر بہت دفعہ آزمائش کی گئی ہے - کہ بغیر رطوبات کے اسباب کے ایک نیند سی آجاتی ہے - بعد ایک حالت طاری ہوتی ہے جسمین سلسلہ الہامات کا وارد ہوتا ہے اور وہ بعض اوقات ایسا لمبا سلسلہ ہوتا ہے - کہ انسان بار بار اپنے رب سے سوال کرتا ہے - اور رب جواب دیتا ہے ایسا ہی بعض مادی لوگون نے چند ظاہر اسباب کو دیکھ کر فتویٰ لگایا ہے - کہ اب زلازل کا خاتمہ ہے - اور دو سو سال تک یہان کوئی زلزلہ نہین آئے گا - لیکن یہ لوگ دراصل اللہ تعالےٰ کے باریک رازون اور اسباب سے بے خبر ہین - وہ ظاہر عالم اسباب کو جانتے ہین - لیکن اس کا ایک باطنی عالم اسباب بھی ہے ؎

فلسفی کو منکر از حنانہ است ✽ از حواس اولیا بیگانہ است

اس جہان کے لوگ جب فتنہ و فساد کی کثرت کو دیکھ کر اس کی اصلاح سے عاجز آجاتے ہین - تب اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندون کو ایسے قوی عطا کرتے ہین - جن کی توجہ سے سب کام درست ہوجاتے ہین - یہان تک کہ دعا کے ذریعہ سے عمرین بڑھ جاتی ہین - انبیاء خلقت کی ہدایت کے واسطے بہت توجہ کرتے ہین - اسی کی طرف قرآن شریف مین اشارہ ہے کہ لعلک باخع نفسک آنحضرۃ صلعم کو مخلوق کی ہدایت کا اسقدر غم تھا کہ قریب تھا کہ اسی مین اپنے آپکو ہلاک کردین - ظاہری قیل و قال سے کچھ نہین ہوا - اللہ دوہان اصلاح اور دعا ہی تھی جس کا نتیجہ ظہور ہوا

شہادۃ قرآنی فی تکذیب بابی

از [illegible] قادیانی

یہ ایک نیا بخار یا کیڑا ہے جو اسی برسات کے مہینہ میں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا ہے۔ از بسکہ یسوعیوں کی طرح راست بازوں کو گالیاں دینا شیعوں کا دین و ایمان ہے اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قوم کے مقدس گروہوں کا آبائی عن جدٍ ورثہ چلا آتا ہے۔ کوئی شخص ارشاد علی ذاکر (اللہ تعالیٰ کا ذاکر نہیں۔ فانی بے سود بتوں اور ناہنجار ہرزہ افسانوں کا ذاکر یا سچا صحیح شیعہ) ہے۔ یہ نیا جوشیلہ نیش زن یا اس یاوہ سرائی کا مؤلف عبد اللہ نامی اُس ذاکر شاغل کا بیٹا ہے۔ تعجب ہے کہ ان زنانہ فطرۃ بزدل بچاریوں کو اپنے فانی اور لغو بتوں کے بنانے اور ڈھانے اور اُنکی اور اپنی پھوٹی قسمتوں پر نوحہ سرائی کرنے سے فرصت کیسے ملتی ہے۔ صدیوں سے ایک گھر یا گھرانے میں ماتم پڑا ہو۔ اور بڑے بڑے پیارے اور عزیز ان کے خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں اور نامرادیوں اور ناشادیوں کو سینوں میں لئے گڑے ہوں انھیں دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے یا پھر حق بات یہی ہے اور کہنی ہی پڑتی ہے کہ مکار مسخرے ہیں دل میں درد اور رنج کوئی نہیں کسی کا پیارا اور بازو بھائی مر جاوے۔ لخت جگر قرۃ العین ہزاروں امیدوں کی جگہ اکلوتا بیٹا ہلاک ہو جاوے کسی نے دیکھا اور سنا ہے اور کوئی مان سکتا ہے کہ وہ بدنصیب بھائی یا سوختہ اختر باپ ایکطرف جگر دوز بین کرتا ہے۔ اس کے درد انگیز نالے اور آتش فشاں آہیں آسمان کو چھلنی کرتی ہیں اور دوسریطرف ہمسایوں کی پوستین پھاڑتا اور لڑتا اور جھگڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب آتا ہے کہ مار کھائی ہوئی تباہ حال نامراد بزدل قوم کو غصہ اور جوش کیسا اور آئے کیوں۔ کیا انتقام کے لیے؟ ہاں تو کیا انتقام لے بھی سکتے ہیں؟ اور خاموش گونگے بہرے ناتوان تبوروں کا ابتک کچھ سنوارا بھی ہے؟ احمق مسخرے! آئے دن پاکھنڈ مچاتے اور ہنسی کراتے ہیں۔ کاغذوں کی شکلوں اور ڈھا بچوں میں اپنے حریفوں کو اُتارتے ہیں اور انھیں سرکنڈوں کے تیروں سے چھید کر ہیجڑوں کی بہادری اور ہمتی کا ثبوت دیتے اور اُسپر ناز کرتے ہیں۔ ان میں ایک بھی مرد نہیں یا کوئی بھی مردانہ طبیعت کا غیرت مند نہیں جو سوچے اور کہے کہ اس گھمنڈ نے جھنگیں اور سر پر ٹوکروں خاک ڈالنے سے کیا حاصل **جیتنے والے جیت گئے۔ نامراد ہونے والے نامراد ہوگئے**۔ اُن زندہ شیروں اور آسمانی ہزبروں کو تمہارے معبود مسجود لومڑیاں تو مُنہ نہ دکھا سکیں بلکہ اُن کے مارے ہوئے اور کھا کر چھوڑے ہوئے باسی شکار سے پیٹ پالتی رہیں۔ اب تم لومڑیوں کے فرزند شیروں کے جنم میں کیسے آگئے اور شیری کا ثبوت یہ کہ کاغذی تصویروں سے لڑتے ہو۔ ہم تو حقائق کے دلدادہ اور واقعات حقہ کے سننے اور ماننے کے عادی ہیں۔ مردہ بتوں کی کتھا سننا اور جھوٹے افسانوں پر ایمان لانا ہمارا دین و آئین نہیں۔ ہم تو **عاشق ہیں قرآن کے** اس لیے کہ وہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہے وہ حقائق بیان کرتا۔ واقعات حقہ سناتا اور سچائی پر ایمان لواتا ہے۔ اور پھر ہم **شیفتہ و شیدا ہیں** اپنے زندہ مولیٰ کے ہاتھ کی کاریگری کے جو اُسکا زندہ اور لاتبدیل کام ہے۔ جیسے یہ **دو گواہ** سچا کہیں اُسپر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور ذوق و بصیرۃ سے اُس کے حق میں گواہی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس راہ میں گوشت پوست کے رشتوں کی مرے ہوئے کیڑوں سے زیادہ پروا نہیں کرتے۔ جیسے ایمان لاتے ہیں اسپر کہ ہمارا خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکا کوئی بیٹی بیٹا ہے۔ ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اسپر کہ خدا کے کامل خلیفہ خاتم النبیین کا بھی کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ خدا کا بیٹا اور رسول کا بیٹی بیٹا کہنے والے اور راہ حق اور معرفت حق میں اُن کا کچھ بھی حصہ اور شرکت سمجھنے والے یکساں ناپاک مشرک ہیں۔ **توحید وہی ہے** جو قرآن نے سکھائی اور خدا کے کام نے دکھائی ہے۔ والسلام۔

یہ رسالہ میرے اور مولوی صاحب کے نام آیا اور بھیجنے والے نے اپنے قلم سے اُسپر میرا نام لکھا ہے۔ میں عادتاً اسکو بھی ردی میں پھینک دیتا اور اُن گالیوں اور یاوہ گوئیوں کی کچھ بھی پروا نہ کرتا جو اسمیں حضرۃ حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ المہدی اور میری نسبت کیگئی ہیں یا ایک فادر جج کو ایک ذلیل جھوٹے مستغیث کے خلاف فیصلہ دیکر کیوں اشتعال آنا چاہیے جبکہ مایوس نامراد عدالت کے کمرہ سے کچھ منہ میں بڑبڑاتا یا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل ذلیل ہے جج جج ہے۔ اسکی یاد رہے یا وہ گوئی کوئی اندھی نہیں جس سے اسکی مضبوط اور مستقیم کرسی ہل جائے گی۔ مگر اس رسالہ کے نام نے تحریک کی کہ اسپر کچھ لکھنا ضروری ہے اس لیے کہ اس کا نام دھوکا دینے کے لیے "شہادۃ قرآنی" رکھا یا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا بینا گواہ ہے کہ مجھے قرآن کریم سے کسقدر محبت ہے اور میرے دل میں اس زندہ کتاب کا کسقدر اکرام اور تعظیم ہے۔ قرآن کریم کسی امر یا شخص کی تائید میں شہادۃ دے پھر اُسے کوئی نہ مانے اور اپنی رسم اور عادۃ اور الف کو نہ چھوڑے اُسپر **لعنۃ**۔ اور جو قرآن کے متروک و مخذول کو عزیز اور مقبول کہے اُسپر بھی **لعنۃ**۔

غرض مینے اس نام کی خاطر اس رسالہ کو پڑھا اور اس نام کی خاطر اس کے جواب یا کشف حقیقت کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کرنا اس دیرینہ کینہ کی وجہ سے ہے جو ان حاشیہ بردار... اور ظلمۃ کے فرزندوں کو مجھ سے میری کتاب **خلافت راشدہ** کے سبب سے ہے میں کسطرح کسیکو یقین دلاؤں اور اپنا سینہ دکھاؤں کہ میرا مذہب کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے حال اور قال کو دیکھ کر یا سنکر میرا کوئی نام تجویز ہو۔ میرا مذہب جسپر میں علیٰ وجہ البصیرۃ قائم ہوں یہ ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا کام جس امر یا جس شخص کی تائید کریں میں اسکی تائید کرتا ہوں اور جسکی یہ دو گواہ تردید کریں میں بھی اُس کا مخالف ہوں۔ مینے حضرت **ابوبکر اور عمر** اور اُن کے اتباع کو اور پھر حضرت میرزا **غلام احمد** مسیح موعود و **مہدی** مسعود کو ان دو عادل گواہوں کی گواہی اور تائید سے مانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے **کلام** نے مومنوں کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے **کام** نے جن لوگوں کے وجود میں فعلاً اور عملاً اُن کا ثبوت دیا ہے وہ علامتیں کامل طور پر حضرت ابوبکر اور عمر میں اور آخری زمانہ میں ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت خلیفۃ اللہ میں پائی جاتی ہیں میرا ان بزرگوں کو ماننا ان پر میرا احسان اور منت نہیں۔ ان کی صداقت کی بیّن دلیلیں بے اختیار ماننی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اسکی گواہی کافی ہے کہ قرآن کریم میں بجز ان مظفر و منصور مومنوں کے اور کسیکی تائید میں مجھے کوئی شہادت نہیں ملی۔ وہ دل **بڑا خبیث** اور ملعون ہے جو دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی شہادۃ سے منہ پھیرے یا صریح نصوص کو پاکر اپنے باطل خیال اور رسم و عادۃ کی پیروی پر **اصرار کرے**۔

میں تیس برس سے اس راہ میں سفر کر رہا ہوں۔ معرفۃ الٰہی کی سچی پیاس نے مجھے آب زلال کی تلاش سے کبھی ملول ہونے نہیں دیا۔ اول اول جب مینے اس راہ میں قدم رکھا میں قطعاً نہیں جانتا تھا کہ مجھے کس مشرب سے پانی پلایا جائے گا۔ حق کی صحیح تلاش اور قلب سلیم کی پاک آرزو نے

خدا سے توفیق پاکر قرآن کو معیار قرار دیا اور انتھک
جستجو میں استقامت اختیار کی اس کا نتیجہ وہ تحقیق اور
حق و صدق ہے جس پر میں بحمد اللہ بصیرۃ اور شرح صدر
سے قائم ہوں۔ اس لمبے عرصہ میں میں نے عیسائیوں
کی رد اسلام کی کتابوں اور ان کی الہیات اور تاریخ
کلیسیا کو پڑھا اور خوب پڑھا۔ شیعوں کی معتبر اور
بسوط کتابوں کو پڑھا اور غور سے پڑھا۔ افسوس
میں فیصلہ نہیں کر سکا کہ حضرت یسوع کی الوہیت اور
کفارہ کے دلائل میں جو عیسائی فخر اور ناز سے پیش
کرتے ہیں اور حضرت علی اور حضرت حسین کے استحقاق
خلافت یا خلیفہ بلافصل ہونے اور جامع کمالات انبیاء
ہونے کے دلائل میں قوت اور ضعف کے لحاظ سے
کیا فرق ہے؟ بڑا زور عیسائی علم کلام کا اور سچا
رخ توجہ اسطرف ہے کہ خدا کے راستباز نبیوں
کی لائف میں عیب لگائے جائیں اور حضرت یسوع
کی فرضی پاکیزگی اور قرار دادہ الوہیت کو معیار مانکر
انھیں گنہگار ثابت کیا جائے۔ لاکھوں کتابیں
اس بے سود کارروائی کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔
ہندوستان میں بہت بڑا ذخیرہ ایسی ہی کتابوں کا
ہے جن میں تمام نبیوں اور آخر کار ہمارے نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کیے ہیں
اور نہایت ناپاک حملے کیے ہیں۔ اب تھوڑے دنوں
سے مصر میں بھی پادریوں نے اسی علم کلام کی اشاعت
شروع کی ہے۔ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ان
میں ضمیر نہیں یا دانستہ حق سے جنگ کرتے ہیں
کیوں اسطرف نہیں آتے کہ باطل اور حق میں امر فارق
کے لیے ایک معیار قرار دیں۔ توریت میں انبیاء یا
راستبازوں کی علامات۔ اعمال اور نتائج اعمال
لکھے ہیں۔ سب سے اکمل اور ذی عزم اور مظفر و منصور
نبی اور دوسروں کے لیے نمونہ نبی حضرت موسیٰ
پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے ثبوت نبوۃ میں اور اس کے
ذریعہ سے آنیوالے نبی اور نبیوں کی صداقت
کے ثبوت میں ایک امر فارق اور معیار ہے اور نشان
عظیم الشان لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جھوٹا نبی
قتل کیا جائے گا یا بلفظ دیگر یوں کہلو اور سمجھلو کہ
وہ اپنی رسالت اور تبلیغ میں مظفر و منصور نہیں ہوگا
بلکہ نامراد و ناشاد رہے گا۔ محض تحکم اور کورانہ
تعصب سے پہلے ہی یسوع کو خدا فرض کر لینا اور اس کے
افعال و اقوال کو انبیاء کے اقوال و افعال کے میزان کے
دوسرے پلہ میں رکھنا گوارا ہی نہ کرنا۔ اس کے افعال
اور کمزوریوں کی تاویل کر لینا اور اس قسم کے بشری ضعف
دوسرے نبیوں کی لائف میں پاکر اس پر نکتہ چینی
کرنا افسوس اور شرم کی بات ہے۔ سر ولیم میور کے
دل میں یہ بات کھٹکی ہے۔ وہ لائف آف محمد
(صلے اللہ علیہ وسلم) میں جہاں حضرت یسوع اور
ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں موازنہ کرتا
ہے لکھتا ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ حضرت محمد صلے
اللہ علیہ وسلم رسالت اور تبلیغ میں بہت کامیاب ہوئے
اور یسوع چند کمزور مچھووں کے سوا کسیکو قابو میں
نہ لا سکا پھر لکھتا ہے کہ اس کا صاف جواب یہ ہے
کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انسان تھے اور وہ فخر و
نمود چاہتے تھے اسلیے بہت سی جماعت جمع کر لی۔
اور یسوع خدا تھا اس نے نہ چاہا کہ اپنا جلال ظاہر
کرے اس نے خاکساری اور گمنامی کو پسند کیا اگر وہ
چاہتا تو ایک جہان کو الٹ دیتا۔ اب ہے کوئی
رشید طالب حق جو اس دانا انگریز سے پوچھے کہ تو نے
پہلے ہی کس معیار کی بنا پر فرض کر لیا کہ وہ خدا تھا
اور اگر وہ چاہتا تو ایسا اور ویسا کر سکتا تھا
انسانیت کا ثبوت اور بین ثبوت تو اس نے
کمزوریوں۔ نامرادیوں اور لاعلمیوں سے دیا
اور خوب دیا۔ بحث طلب یا ثبوت طلب تو اس
ناتوان بشری کی الوہیت تھی بشری جامہ میں
ہوتا ہی اس کے لیے ہزاروں رکیں تھی۔ اگر اس
بھیس میں وہ آخر کار ثابت بھی ہوتا۔ اور بڑی
کارگذاریوں اور کوششوں کے بعد ثابت ہوتا
تو ایک بڑا انسان ثابت ہوتا۔ خدا بننا یا خدائی
کا ثبوت دینا پھر اس کھال میں جسے پاخانہ پیشاب
کے داغ سدا لگے رہتے ہیں ایک امر محال تھا۔ مگر
افسوس وہ تو بڑا آدمی بھی ثابت نہ ہو سکا۔ خدا
رحم کرے ٹامس کارلائل پر۔ اس نے بھی عجیب
حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اس نے ہیروز اور ہیرو ورشپ
میں ہیرو دی پرافٹ کے مضمون کے لیے بجز
ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو نہیں
چنا اور یسوع کو تو کسی قطار اور شمار میں لایا
ہی نہیں +

غرض کیا ہی اچھا ہوتا جو عیسائی لوگ توریت
کے راستبازوں کو اسوہ اور معیار بناتے اور
پھر اس میزان عدل میں پیچھے آنے والے رسولوں کو
تولتے۔ مگر انھوں نے یسوع کی خدائی کے لیے
بجز اپنے مفروضات کے اور کوئی معیار قرار نہیں
دیا۔ اس بری عادت کا سخت ناپاک نتیجہ یہ
ہوا کہ راستبازوں کی ذات پاک کی نسبت اعتراض
اور نکتہ چینی کو دین و ایمان بنا لیا +

یہی حال شیعوں کا ہے ان کی حال کیوں یا گذشتہ
زمانہ کے تمام ہمت اسی پر مبذول رہتی ہے کہ صحابہ
کے تابعین کے تبع تابعین کے اور ان سے بھی پیچھے
آنے والے اہل سنتہ کے علماء و ائمہ کے عیوب و مثالب
تلاش کریں۔ اس نیک اور خوشبودار کارگزاری کو
ہزاروں کتابوں کے دفتروں میں ثبت کیا اور اس پر
ناز کیا ہے۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہے کہ جس میں
بالاستقلال بلا ذکر عیب کسی اپنے بزرگ اور پیشوا
کی خوبی اور فضیلت کا ثبوت دیا ہے اسے پڑھ کر بھی
ایک نقاد طالب حق مایوس ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ ان
وہم اور افسانہ کے دیووں اور بھوتوں کو فرضی کہانیوں
اور جھوٹی روایتوں کی ریت کے ٹیلہ کے کنارہ پر
کھڑا دیکھتا ہے۔ ان کے مناقب اور فضائل کی
کتابوں کا پڑھنا نہ صرف ہنسانے کے لیے دیوار قہقہہ
ہے بلکہ اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دنیا میں سب سے
زیادہ جھوٹی باتیں سب سے زیادہ سچی ہیں اس وہم
پرست یا انسان پرست یا بت پرست قوم میں بڑا افضل متبحر
اور بڑا محقق ملا حلی ہوا ہے جس کی کتاب منہاج
الکرامہ پر بڑا فخر کیا گیا ہے۔ اس بزرگ نے اہل سنتہ کے
رد اور اہل تشیع کے اثبات میں اپنے تئیں کامیاب
سمجھا ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے کچھ
تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عیوب اور مثالب
بیان کیے ہیں اور جابجا اپیل کرتا اور داد چاہتا
ہے کہ بتاؤ ایسا شخص خلافت کے قابل ہے!!! دوسرے
حصہ میں حضرت علی کی شان میں چند بیہودہ خیالی
اور ناتمام باتیں کرتا اور چند آیتیں سناتا ہے۔
منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے جسے منشی عبداللہ الشکور
علی ذاکر کا خلف رشید اپنے رسالہ کی جدول کے شروع
میں گل سرسبد کے طور پر ثبت کرتا ہے۔ ملا حلی نے
اسی طرح دو ہزار آیتیں اپنے توہمات کے ثبوت
میں لکھی ہیں۔ مگر کمال تعجب کا مقام ہے کہ ان لوگوں
کی توجہ اسطرف نہیں ہوئی کہ اپنے زعم اور خیال میں
ہزاروں آیتیں نہیں سارا قرآن کسی کی شان میں
مان لیا جاوے جیسے کہ ہر زمانہ میں لوگوں کا طریق رہا
ہے اور اب بھی ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں آیات
خیر و فضل کا مصداق قرار دیتا ہے اور وعید کی
آیتوں کو اپنے مخالفوں پر منطبق کرتا ہے بڑی
صاف اور فیصلہ کی بات یہ تھی کہ جہاں ان ہزاروں
آیتوں کے خیر و فضل اور علامات نیک کا مصداق
اپنے فرضی علی اور توہم زا ائمہ کو قرار دیتا ہے

کوشش کرکے اس امر کا بھی ثبوت دیتا کہ اُن بزرگوں اور اماموں نے اپنے اعمال اور نتائج اعمال سے بھی اپنے تئیں اُن آیات کا جائز مورد اور با استحقاق شان نزول ثابت کیا ہے۔ اس فضول کوشش سے کیا فائدہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کی شاعرانہ تک بندیوں کے زور و قوت سے رستم تہمتن اور اسفندیار روئیں تن ثابت کرے اور ذاکر مرثیہ خواں بنکر بزم زناں میں اپنے ہیرو کے وصف و منقبت میں تر زبان یا ہزار داستان بنے جبکہ وہ اُس کا دوست میدان رزم میں حریفوں کے مقابل ناکام و نامراد رہا ہو۔ ایک قصہ خواں اور افسانہ پرست قوم کو قرآن اور اُسکی شہادة سے کیا تعلق ہے اور اگر قرآن کی شہادت پیش کی ہے اور صدق دل اور شرح صدر سے پیش کی ہے تو آؤ اور خدا ترس دل لیکر آؤ! فیصلہ کی راہ بہت صاف اور کھلی ہے۔ عیسائیوں نے بھی بڑی ناتمام کوشش اور بے ثمر سعی اس بارے میں کی ہے کہ یسعیا نبی کا فلاں باب اور یرمیا کا فلاں باب اور زبور کا فلاں باب یسوع کے حق میں ہے۔ الہیات کی سچی روشنی سے محجوب انسان پرست قوم! اتنی سمجھ نہیں کہ یہ تو تمہاری حسن کارگذاری اور مہربانی ہے یا تمہارے بڑوں کی کہ تم ایک ننگے قلاش کو مستعار کپڑے پہنا کر ایک بڑا آدمی بنانا چاہتے ہو وہ اپنے اعمال و افعال سے خود بھی سچا مستحق ان خیر و فضل کے وعدوں کا ہے جو اُن آیات میں مرکوز ہیں اور کیا اُس نے اپنی لائف کے کسی حصہ میں خود کو اُن کا اہل اور شاندار اور پُر جلال وعدوں کا مورد دکھایا۔ یہ تھا سچا معیار جس سے حق و باطل بآسانی ممتاز ہوجاتا مگر افسوس بُت پرستی کی نحوست سے وہ نور فارق ان دونوں گروہوں کو نہیں ملا جس کی چمک سے توہمات اور مفروضات کی تاریکی راہ سے اُٹھ جاتی اور حقائق اور واقعات حقہ کی تلاش کو قبلہ ہمت بناتے +

اب میں اُس آیت کو لیتا ہوں جس پر شیعوں کے اگلوں نے فرضی علی کی صداقت کا سارا دارمدار رکھا ہے اور اللہ تعالےٰ کی توفیق اور فضل سے دیکھنا اور دکھاتا ہوں کہ اس آیت سے کہانتک ان کے دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَّ یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ وہ آیت یہ ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رَاکِعُوْنَ ۔ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تمہارا دوست اللہ ہے اور اُس کا رسول اور مومن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ہمیشہ نماز میں لگے رہتے ہیں اور جو شخص دوستی لگائے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے (وہ سمجھ لے) کہ اللہ کی جماعت غالب ہونیوالی ہے۔ یہ آیت ہے اور بڑے فخر و ناز کی جگہ یہی ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ خود خدا کا کلام بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے یا نعوذ باللہ وہ تو خاموش اور مبہم ہے اور خود غرض انسان جسکو پسند کرتا ہے اُسے اُسکا مصداق بنا دیتا ہے اگر خدا تعالےٰ کے کلام اور کام کی شہادة اُس علی کے حق میں ہے جسے شیعہ پیش کرتے ہیں تو صریح بے ایمانی ہے کہ کسی اور کو اُسکا مصداق پیش کیا جاوے۔ شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ اُن کے علی کے حق میں ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ ثعلبی اور اور چند ایسے لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت علی کی شان میں ہے یا شیعوں کی کافی کلینی میں لکھا ہے کہ ان کے حق میں ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ان قصاص اور وضاع لوگوں کو ایک عقیدہ کی سند میں لایا جاتا ہے۔ دین و ایمان کا معاملہ ایک گروہ اور بڑے گروہ کو کاذب ماننا اور ایک شخص کو ایک بڑا حق دینا جس کا اُسے کوئی استحقاق نہیں اور ایسے قصوں اور افسانوں کی بناپر خود غرض مفتریوں کے بیہودہ خیالات اور مبتدعانہ عقائد کے سرچشمہ ہیں۔ اگر کتاب اللہ اس معاملہ میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کی کوئی کلید نہیں تو افسوس سے کہنا پڑیگا کہ نعوذ باللہ وہ موم کی ناک ہے جدھر کوئی چاہے کھینچ لے۔ حضرت علی یا کسی اور معین شخص کا نام تو اسمیں ہے نہیں پھر جسے چاہو اُس کا مصداق بنالو۔ مگر نہیں خدا تعالےٰ کا کلام اس اعتراض سے پاک ہے وہ **نور** ہے وہ **قول فصل** ہے وہ حکم ہے۔ اسمیں ہدایۃ اور ارشاد ہے۔ خدا علیم حکیم نے اسمیں کلید رکھدی ہے جو ہر ایک قسم کے وسواس اور دغدغہ کے قفل کو کھولکر سچا اور پورا حال بتا دیتی ہے وہ ہے **فان حزب اللہ ھم الغالبون** یعنی خدا کی اُس برگزیدہ جماعت کا نشان یہ ہے کہ وہ غالب اور فاتح اور مظفر و منصور ہیں اس سورہ شریفہ میں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کا بہت ذکر کیا اور اُنپر فتح اور نصرة اسلام کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور مسلمانوں کو تسلی بخشی ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوگی کہ جس کے ہاتھ سے اسلام کی نصرت ہوگی اور وہ دشمنان اسلام پر جو ایذا اور ضرر کی موجب ہیں غالب آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ حزب اللہ جو اپنے دشمنوں اور رسول کے دشمنوں پر غالب رہا ہے وہ ابوبکر و عمر کا گروہ ہے۔ وللہ الحمد

یہ ہے سچا فیصلہ خدا کے کلام اور اُسکے کام کا اس کے خلاف جھوٹھی کہانیوں کو کون سنتا ہے۔ کوئی ہے جو دعوی کرے اور ثبوت دے کہ **حزب اللہ الغالب** بجز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور ان کے اتباع کے کوئی اور گروہ ہے؟ کیا یہ صاف اور بین بات نہیں کہ شیعوں کے گھر میں آجتک رونا اور پیٹنا اسبات کا ہے کہ ان کا بڑا اور پہلا امام ناکام رہا اور غاصبوں نے اُسکا حق چھین لیا۔ غاصبوں نے چھینا یا خود خدا نے اپنے وعدہ کے موافق وہ حق اُنہی لوگوں کو دیا جن میں وہ علامتیں پورے طور پر پائی گئیں جو اُس نے کامیاب اور مظفر اور اعلاے کلمۃ اللہ کرنے والے گروہ کی نسبت بیان فرمائی تھیں۔ اسے رہنے دو کیا ضرورۃ ہے کہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور امر واقع پر قلم فرسائی کریں یہ تو محبان علی کے اقرار نے بھی ثابت کردیا کہ حضرت علی کا معاملہ تو اول الدن دردی ہوا۔ بقول ان کے خدا نے ملاء اعلیٰ میں بڑے بڑے مشورے کیے۔ جبرئیل کو صحیفہ مختومہ دیکر آنحضرت کے پاس بھیجا اور خود قرآن میں آنحضرت کو خوفناک دھمکی دی کہ تیری رسالت کی غرض و غایت صرف علی کی وصایت اور امامۃ کا قائم کرنا اور تبلیغ کرنا ہے اور اگر یہی نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر حضرت نبی کریم تیئیس برس تک اسی اُدھیڑ بن میں رہے رات دن اس کام کے لیے ریشہ دوانیاں کرتے ایک زبردست قاہر بی بی سے چھپا چھپا کر اپنی بیٹی سے کمیٹی کرتے۔ کبھی کبھی سفر میں اور حضر میں اشارہ سے کنایہ سے اور کبھی خفیف سی صراحت سے اپنا دلی مدعا بھی یار لوگوں کو کہہ دیتے۔ مگر ایک بھی نہ چلی نہ خدا کی چلی نہ فرشتوں کی نہ رسول کی اور نہ اُس چودہ طبق کو اُنگلی پر نچانے والے کی جو ایک بوڑھے کو بھی بلا فصل کرسی سے نہ اُٹھا سکا +

خدا ترس طالبان حق غور کریں شیعوں کے عقیدہ کی اس کے خط و خال اور سراپا میں۔ کیا کوئی سعید و رشید ایسے مذہب کو جس کا ایسا خدا اور ایسا رسول اور ایسا نبی ہے قبول کرسکتا ہے۔ افسوس اس ناعاقبت اندیش عقیدہ پر جس کے اندر اتنے مفاسد پوشیدہ ہیں +

سیاش اگر پہلا مدعی یا مدعی بنایا گیا شخص ناکام و ناشاد ہوا
تھا تو بارہ تیرہ بزرگوں کے لمبے سلسلہ اور مدعیوں کے
سلسلہ میں ایک آدھ ہی کامیاب ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ ایک
ذرہ محنت کسی کی ضائع نہیں کرتا۔ اتنی لمبی ناکامی بادشمن
کامی کس بات کی دلیل ہے یہ سب کچھ خدائے علیم و حکیم
نے اپنے ارادہ اور مرضی سے کیا ہے تاکہ ایک شب
شرک اور خوفناک باطل کے بطلان پر ہمیشہ کے لیے روشن
اور واضح دلیل رہے ✦

میں نے خدا کے لیے خدا کی رضا جوئی کے لیے یہ پیش کیا ہے
اور میں خدائے غیور قادر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ
نصرت اور غلبہ اور فتح و ظفر کی علامات و آیات جو خدا کی
کتاب میں مومنوں کی شان میں مذکور ہیں بجز ابوبکر و عمر
اور آپ کے اتباع کے ان خود تراشیدہ اصنام یا بارہ
بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی منطبق کر دو تو اول
المسلمین میں ہوں ولا اخاف فی اللہ لومۃ لائم۔
اب منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر انصاف سے فرمائیں
اور سکرات الموت کے ہول کو پیش نظر رکھ کر بتائیں کہ کہاں
تک اس فقرہ میں حق اور صدق کی خوشبو ہے جو
اُنھوں نے میری نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ "اے
بدکیش خبیث دیکھ کیا یہ آیتیں ان کے حق میں نازل ہو سکتی
ہیں جو مدت العمر زیر آیت انما المشرکون نجس
رہ چکے ہوں یا اُس فنا فی اللہ جانباز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں ہیں جس کے سابق الایمان ہونے کی دھاک
سارے عالم پر پڑی ہوئی ہے" اے دانشمند بیہودہ اور
کچھ تو ہوش کر اور چھوڑ اس تقلید کو جس نے ایک عالم کو
ہلاک کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کہا "نازل ہو سکتی ہیں" جب تمہاری
زبانیں ایسے فقرے بولتی ہیں کیوں اگلنے سے پہلے ویسے مشورہ نہیں
کر لیتیں۔ ایسا ہی تمہارا نہ بیہودہ اور بے معنی فقرہ ہے جو حضرت
علی کی نسبت خلیفہ بلافصل کہا کرتے ہو۔ اس جھوٹ پر افسوس
کہ واقعات حقہ اُس کے منہ پر سیاہی تھوپتے ہیں اور پھر منہ
پر پوڈر ملکر مردوں کے حلقہ میں آئے۔ جیسے درحقیقت
خلافت متمکنہ اور منتظمہ کے صحیح معنوں کے لحاظ سے
کوئی مہر بھی نہ لگا ہو اُسے خلیفہ بلافصل کہنا بدنما جھوٹ
اور دلیرانہ جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ
"ہو سکتی ہیں" بجز تانیث "ہو سکتی ہیں" کیا نازل ہوئی ہیں
خدا تعالیٰ کے کلام نے خلفائے راشدین اور مومنین
صالحین کے نشان مقرر کیے اور خدا کے کلام نے حضرت
ابوبکر اور عمر آپ کے اتباع پر منطبق کیے۔ گر تو نمی
پسندی تغیر کن قضا را ✦ رہا تمہارا ان خلفاء اللہ کو
مشرک اور نجس کہنا یہ تمہاری وہ عادت اور فطرت ہے
جو تمھیں نصاریٰ سے وراثت ملی ہے۔ انسان کی لعنۃ
اور گالی کوئی چیز نہیں۔ انسان کی لعنۃ ایک جھوٹھ ہوتا
ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔ لعنۃ وہ ہے جو
آسمان سے اُترتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُسے کہیں کا
نہیں چھوڑتی۔ شعر

لعنۃ آنست کہ از سوی سماوی بارد ✦ لعنۃ بدگہر الست یکی ہرزہ نفیر

قرآن میں پڑھ لو خدا کی لعنۃ جس قوم پر پڑی کیا وہ
خشک الفاظ کے رنگ میں اور حروف کی شکل میں لکھی رہی
یا اُس نے عملاً اپنا ظہور کیا۔ خدا کی لعنۃ کا واقعی نتیجہ ہے
قوم ملعون کا ذلیل ہونا ناکام ہونا نامراد ہونا حریفوں
کی غلامی کے جوئے کے نیچے گردنوں کا دینا۔ وطن سے
بےوطن ہونا۔ کوشش کرنا اور پھر مخذول و مطرود ہونا۔ اس لعنۃ
کا نشانہ یہود کو دیکھ لو کیا خدا کی لعنۃ کے بعد یہ سب
ذلت کی ماریں اُن پر پڑیں یا نہیں پڑیں۔ تمہاری اس
بیہودگی اور احمقانہ حرکت کی کوئی حد بھی ہے کہ سیکڑوں
برسوں سے "بر دشمنان اہلبیت لعنۃ" کا وظیفہ پڑھ پڑھ کر
اور زبانیں خشک کرتے ہو اور دل میں نشانہ بنائے ہو
اُن لوگوں کو جنھیں زندگی اور موت میں وہ بڑی بڑی
کامیابی ہوئی کہ جسکی نظیر تاریخ کے صفحات میں نہیں
کبھی بھی تمہارے بڑوں نے نہیں سوچا کہ خلافۃ اللہ پر
بلافصل بیٹھنے والے بیٹھ گئے۔ دین کو قدرت اور تمکن
دینے والے اور اقطار عالم میں پھیلانے والے خدا تعالیٰ
کے وعدوں کے ایفا کا زرین تاج پہنکر اُسکی رحمت
اور اُسکے رسول کی جوار میں سو گئے۔ اور جلنے بھننے
والے اور حسرت و ناکامی کے ساتھ مرنے والے مر گئے
اب ان زنانہ گالیوں سے درحقیقت کیا بنتا ہے۔
چھوڑ دو اس خبیث مشرب کو جس سے نامۂ اعمال سیاہ
کرنے کے سوا کوئی حاصل نہیں۔ غرض یہ آیت نمونہ ہے
اُن دو ہزار آیتوں کا جو مولوی حلی نے اپنے مذہب کے
ثبوت میں لکھی ہیں اور جس کو منشی عبداللہ خلف ارشاد
علی ذاکر نے بڑے فخر سے لکھ کر خدا کے قدوسیوں
اور خلفائے راشدین کو ناپاک نام سے یاد کیا ہے
اسطرح یہ لوگ اپنے ائمہ کو مصداق بناتے ہیں خدا کی
آیات کا یا یوں کہلو کہ اُن کو ننگی طرفنے خود چالاک
زبانی کے ساتھ وکالت کرتے ہیں ✦

اس رسالہ میں ذاکر حسین کے بیٹے نے ایک اور عجیب کام
کیا ہے۔ جہاں جہاں اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کا، میرا نام آیا ہے اُسے اُلٹا لکھا ہے
اس طفلانہ خفیتی اور احمقانہ حرکت کے فلسفہ کو ذاکر
حسین کے بیٹے کا دل ہی محسوس کرتا ہوگا ایک دانشمند
سلیم الفطرت تو اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تمہارا
اُلٹا لکھنا خدا کے بندوں یا برگزیدوں کے ناموں کو
ایسا ہی ہے جیسا تمہارا ہمیں اور ہمارے مقصود بزرگوں کو
گالیاں دینا۔ اس کا فیصلہ عنقریب خدا تعالیٰ کی وہ مقررہ
اور نصرت کرے گی جو باطل اور حق میں امر فارق کیطور پر
نازل ہو کر دکھا دے گی کہ کس قوم کی کتاب سجین میں اور
کس کی علیین میں ہے۔ کسی شخص اور کسی نام کا اُلٹا سیدھا
کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ
یُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ ✦ قُلِ اللّٰھُمَّ
مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ
تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٭ اب تک میں نے صرف اتنا
دکھایا ہے کہ اس آیت کو اس رسالہ کے مقصود و معبود
کی تائید سے کہاں تک تعلق ہے۔ سو الحمد للہ صاف
طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آیت انما ولیکم اللہ الآیہ
اور اس کی مثل آیتوں کے مصداق شیخین مکرمین و معصومین
و مغفورین علیہما السلام اور اُن کے اتباع کے سوا اور
کوئی نہیں۔ آگے میں حیران ہوں کہ ناظرین کو کیا دکھاؤں
کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام کی تردید میں قرآن کی
کونسی شہادت ذاکر کے بیٹے نے پیش کی ہے۔ نام تو
رکھا ہے شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی۔ رس
گوجی (پنجابی لفظ) اور مکروہ ترکیب سے مرکب فقرہ کو پڑھکر
خیال اسطرف جاسکتا ہے کہ اس رسالہ میں حضرت
خلیفۃ اللہ المہدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بلحاظ
آپ کے کرشن ہونے کے تردید ہوگی مگر جیسا کہ ان تمام
باطل کے حامیوں اور حق کے مخالفوں کا شیوہ ہوتا ہے
بیہودہ نکتہ چینی اور یاوہ گوئی سے رسالہ کو بھر دیا گیا
ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی تردید یہ کی ہے کہ حضرت
مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
بُرا کہا ہے اور قرآن کریم میں اُن کی یہ تعریف ہے
اس یاوہ گوئی اور بانگ بے ہنگام کے ضمن میں حضرت
امام مفترض الطاعت رسول معصوم علیہ السلام کی ذات
پاک پر حملے کیے ہیں ✦

خدا کی شان ان میں ایک بھی رشید نہیں جو سمجھے اور
ان سفیہ کاغذوں کا منہ اپنے نامہ اعمال کیطرح کالا کرنے
والوں کو سمجھائے کہ اس رسالہ سے حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار ہونے کی تردید کیا
ہوئی۔ اگر عیب شماری سے کوئی خدا کا برگزیدہ مردود
خدا قرار دیا جاسکتا ہے تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔
جانے دو۔ امامیہ اور خوارج کو کہ وہ کیا کہتے ہیں حضرت امام
علی علیہ السلام کے حق میں اور چھوڑو انکی ضخیم جلد والی
کتابوں کو جو حضرت علی اور حضرت عثمان علیہما السلام کے

باقی آئندہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ام الاکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب کی زوجہ کلان جن کا نام فاطمہ تھا۔ بتاریخ ۲۸ - جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی بھیروی کی لڑکی تھین اور حضرت مولوی صاحب موصوف کے نکاح میں اس وقت آئی تھین۔ جب کہ مولوی صاحب ہند و عرب سے تحصیل علوم کرکے کوئی تیس سال کی عمر مین اپنے وطن بھیرہ کو واپس تشریف لائے تھے۔ اور قریب ۴۷ سال تک آپ کی محرم راز رہ کر قریباً ۵۵ سال کی عمر مین وفات پائی۔ بھیرہ مین تقلیدی رسوم اور بدعات کی مخالفت سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے ہی کی تھی جس کی وجہ سے بھیرہ مین آپ کی سخت مخالفت ہوئی تھی۔ اور یہی گروہ مخالفت اس نکاح مین ہارج اور مانع ہوا تھا۔ مگر مفتی شیخ صاحب نے اس کی پرواہ نہ کرکے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا اور مرحومہ یوم نکاح سے لے کر مرتے دم تک اپنے خاوند کے ساتھ ہم مذہب و ہم عقیدہ تھین۔ مرحومہ صلہ رحمی کی صفت مین کمال رکھتی تھین۔ اپنے نواسوں اور نواسیون (یعنی مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی اور اخویم مفتی فضل الرحمان صاحب کی اولاد) کی پرورش مرتے دم تک اپنے ذمہ لی ہوئی تھین۔ اور مفتیون کے گھر مین ان کی چھوٹی لڑکی کا رشتہ انھین کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ باوجود اس قدر بیماری کے جو مدت سے ان کے لاحق حال تھی۔ گھر کا سب کام کھانے پکانے وغیرہ کا خود کرتی تھین۔ دور و نزدیک کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرتی رہتی تھین۔ اور سب کی خبرگیری کرتی تھین۔ مرحومہ اس عاجز کی بہت قریبی رشتہ مین خالہ تھین۔ اور میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتی تھین۔ انہین ایام کی بات ہے کہ ایک دن بہ سبب تپ لرزہ کے مین بیمار ہو گیا۔ تو مرحومہ نے میری بیماری کی خبر سن کر ارادہ کیا۔ کہ میری بیمار پرسی کو آوین۔ لیکن خود سخت بیمار تھین۔ اور ضعف اس قدر تھا۔ کہ ایک قدم چلنا مشکل تھا۔ اس واسطے نہ آسکین۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ سچا اخلاص اور ایمان تھا مجھے کہا کرتی تھین۔ کہ یہ مولوی صاحب کا احسان ہے۔ کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا۔ لیکن اب تو میرے دل مین خدا کے رسول کی اس قدر محبت ہے۔ کہ اگر کوئی بھی اس سے پھر جائے۔ مین اس سے منہ نہیں پھیر سکتی۔ بعد از عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت کثیر باہر میدان مین پڑھا۔ نماز جنازہ مین دعا کو بہت ہی لمبا کیا۔ قبل مغرب مرحومہ کو قادیان کے شمال مشرقی جانب کے قبرستان مین دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت مین بلند جگہ نصیب فرمائے

رات ۲۸ - جولائی ۱۹۰۵ء قبل از عشاء حضرت مسیح موعود کی مجلس مین حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا۔ فرمایا "وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھین۔ کہ میرا جنازہ آپ پڑھائین۔ اور مین نے دل مین پختہ وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو۔ مین ان کا جنازہ پڑھاؤنگا۔ آج اللہ تعالےٰ نے ایسا عمدہ موقعہ دیا۔ کہ طبیعت بھی درست تھی۔ اور وقت بھی صاف میسر آیا۔ اور مین نے خود جنازہ پڑھایا"

عاجز نے عرض کی۔ ان کی یہ بھی خواہش تھی۔ کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو۔ فرمایا "ہاں۔ وہ ایسا کہا کرتی تھین۔ خدا تعالےٰ نے یہ خواہش بھی ان کی پوری کر دی چند روز ہوئے۔ ابھی ہم باغ مین تھے۔ کہ وہ ایک دن سخت بیمار ہو گئین۔ اور قریب موت کے حالت پہنچ گئی۔ تو کہنے لگین۔ کہ آج تو منگل ہے۔ اور ہنوز جمعہ دور ہے۔ اور ابھی عبدالحی کی آمین بھی نہین ہوئی۔ قدرتِ خدا اس وقت طبیعت بحال ہو گئی۔ اور پھر خواہش کے مطابق عبدالحی کی آمین کی خوشی بھی دیکھی اور آخر جمعہ کا دن بھی پایا"

فرمایا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بزرگ کسی شہر مین بہت بیمار ہو گئے۔ اور موت تک حالت پہنچ گئی۔ تب اپنے ساتھیون کو وصیت کی۔ کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان مین دفن کرنا۔ دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہین۔ یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہین۔ شاید اس وقت حواس درست نہین رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین۔ بزرگ نے کہا۔ کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو۔ مین ہوش سے بات کرتا ہون اور اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ تیس سال سے مین دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر مین آوے۔ پس اگر آج مین یہان مرجاؤن۔ تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی۔ وہ مسلمان نہین ہے۔ مین نہین چاہتا۔ کہ اس صورت مین مسلمانون کے قبرستان مین دفن ہو کر اہل اسلام کو دھوکا دون۔ اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھین۔ قدرت خداوندی وہ اس وقت تندرست ہو گیا۔ اور پھر دس پندرہ سال کے بعد شہر طوس مین بیمار ہو کر فوت ہو گیا

فرمایا۔ مرحومہ نے اپنی عمر مین بہت شدائد اور مصائب اٹھائے کتنی اولاد مر گئی۔ یہ مصائب جو قضا و قدر سے انسان پر پڑتے ہین۔ اس کی کمی پورا کر دیتے ہین۔ جو انسان سے اعمال حسنہ مین رہ جاتی ہے

جب حضرت کے ہاں صاحبزادہ میاں بشیر احمد تولد ہوئے تھے۔ تو حضرت نے مرحومہ کو فرمایا تھا۔ کہ یہ تمہارا بیٹا ہے اس واسطے بشیر احمد کے ساتھ مرحومہ کو خاص محبت تھی۔ صاحبزادہ بشیر احمد جنازہ کے ساتھ اور دفن کے وقت اس طرح موجود تھے کہ ان کا چہرہ اس اندرونی محبت کو ظاہر کرتا تھا۔

ہم تمام احباب کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ **مرحومہ کا جنازہ** اپنی جماعت کے ساتھ اپنے اپنے شہروں مین پڑھین اور ان کے واسطے دعائے مغفرت کرین

مرحومہ کی عادت مہمان نوازی کا یہ حال تھا۔ کہ ان کی دلی خواہش تھی۔ کہ ہمارے باورچی خانہ مین ایک سیر پختہ نمک روزانہ خرچ ہوا کرے۔ اللّٰھم اغفرھا وارحمھا

تار خبر

زار روس۔ قیصر جرمن کی ملاقات کے واسطے روانہ ہوئے۔ ملاقات سرحد سویڈن پر ہوگی غالباً جنگ کے متعلق کچھ خفیہ گفتگو ہے

۲۴ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ زار اور قیصر کی ملاقات ہوئی گفتگو خفیہ رہی۔ روس کے شہر نجنی ناوگورود مین بڑا ہنگامہ ہوا سفید پوشون کو قتل کیا گیا۔ اور زخمی کیا گیا

۲۶ - جولائی ۱۹۰۵ء۔ شملہ مین صبح ۴ بجے تیز و تند زلزلہ کا محسوس ہوا۔ لوگ گھرون سے نکل بھاگے۔ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی طرح لمبا نہ تھا۔ مگر تیزی مین اس کے برابر تھا۔

جاپانی مختار صلح کے آدمیوں نے بیان کیا ہے۔ کہ ہماری شرائط سخت نہ ہوں گے۔ بلکہ واجبی ہون گے۔ روزانہ بتیس لاکھ روپیہ خرچ جنگ جاپانیون کے سر پڑتا ہے

روسی امیر البحر کی رپورٹ بابت وجوہات شکست زار روس کے پاس پہنچ گئی ہے۔ بڑے اسباب شکست یہ بیان کئے گئے ہین (۱) توپین ناقص تھین (۲) سامان گولہ بارود افسرون کی خیانت کے سبب ناقص تھا (۳) بیڑے کے جہازوں کی مرمت کافی نہ کی گئی تھی (۴) بیڑے کے ملاح سرکش و خودسر تھے۔

سیر ہند

درگاہ اجمیر کی مسجد مین امام اور منیجر کے درمیان پانی کی مشکیون پر جھگڑا ہو کر عدالت مین مقدمہ بازی ہوئی۔ منیجر صاحب جیت گئے

آتش زدگی۔ جموں مین مہاراجہ ہسپتال کے قریب آتش زدگی سے پانچ دکانین جل کر خاکستر ہو گئیں

یورپ کے لئے ایک تجویز

اخویم مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ریویو آف ریلیجنز کی گذشتہ دو تین اشاعتوں میں ہیں نے یہ تحریک کی تھی - کہ یورپ امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں متعدد کاپیاں رسالہ کی مفت بھجوانے کے لئے احباب مدد کریں جس پر بعض احباب نے توجہ فرمائی - ابھی ایک مخلص دوست نے مابعہ روپیہ اس غرض کے بھیجے - کہ گیارہ پرچے اس سال کے اور گیارہ گیارہ پرچے گذشتہ تین جلدوں کے مفت بھجوائے جائیں - میرے اس دوست کی ہمت جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی مجھے ہدایت کی ہے - بہت ہی قابل تعریف ہے - آج ایک خط حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی طرف سے لاہور سے مجھے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں - کہ ماہوار پیسوں کا وصول ہونا یا کرنا اور پھر اس پر استقلال اور التزام کا رہنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - اور اگرچہ بظاہر یہ تجویز دلکش ہے - مگر اس پر عملدرآمد بہت مشکل ہے - اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی ہے - کہ "اگر آپ بڑے بڑے یا جن پر جماعت کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے - جماعتوں کی طرف سے یورپ کی اشاعت کے لئے ایک مقررہ [illegible] طلب کر لیں تو شائد نتیجہ عمدہ رہے گا - اور ساتھ ہی انہوں نے اس تجویز پر عمل کر دکھایا ہے - اور یہ لکھ دیا ہے - کہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے لاہور کی جماعت کی طرف سے دس رسالے بھیجنے شروع کر دیں - میں حکیم صاحب کی تجویز کو اس لئے پسند کرتا ہوں - کہ واقعی جو تجویز میں نے کی تھی - اس پر عملدرآمد بہت ہی کم ہوا ہے - مگر میں اس بات میں ان کے ساتھ متفق نہیں کہ لاہور کے لئے دس پرچوں کی تعداد بھی کوئی چیز ہے - چونکہ وہ مجھے خود طلب کرنے کا اختیار دیتے ہیں - اس لئے کم سے کم چالیس پرچے ان سے طلب کرتا ہوں - جس کا چندہ وہ چار قسطوں میں ہر سہ ماہی کے شروع میں بھیجدیا کریں - لاہور کے لئے یہ بڑی تعداد نہیں - دوسری جماعتوں کے متعلق میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں - کہ سیالکوٹ کی جماعت کو اگر لاہور سے زیادہ نہیں - تو کم سے کم لاہور کے برابر ضرور رہنا چاہیئے - اور باقی جماعتوں میں سے پشاور ڈیرہ غازی خان - ملتان - حیدر آباد دکن - راولپنڈی - جہلم - گوجرات - گوجرانوالہ - جموں - وزیر آباد - امرتسر پٹیالہ - کپورتھلہ - لدھیانہ - شملہ - میرٹھ - منی پور آسام - قصور وغیرہ مقامات کی جماعتیں اگر دس دس پرچے بھجوا سکیں - تو اس طرح سے قریباً تین ۳۰۰ سو پرچہ باہر جا سکتے ہیں دیگر مختلف مقامات سے اس کے علاوہ کچھ اور پرچے بھیجے جا سکتے ہیں - حال میں کئی دوستوں نے جاپان میں پرچے بھیجنے کے لئے لکھا ہے - اور ایک صاحب مسٹر محمد اسحاق جاپان سے اخبار وکیل کو خط لکھتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں - کہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت ملک جاپان میں خوب ہونی چاہیئے - بہر حال ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ پانسو کے قریب رسالہ مفت باہر جانے لگ جائے - تو ایک عمدہ تبلیغ اسلام کی ہو سکتی ہے - میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک شہر کی جماعتوں کے سرکردہ ممبر اور دوسرے احباب اس تجویز سے اتفاق کر کے اس کو جلدی عمل میں لانے کی کوشش کریں گے

خاکسار محمد علی

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریس مین اور ایک خوش نویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہوگی - درخواستیں بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام مینجر اخبار بدر آنی چاہیئں -

قیمت اخبار

جن احباب کے ذمہ برادرم محمد افضل صاحب مرحوم کے وقت کا یعنی گذشتہ سالوں کا یا صرف سال رواں کا بقایا ہے - ان کے نام تقاضا کے کارڈ روانہ ہو رہے ہیں - چونکہ کارخانہ بدر کو مالی ضروریات درپیش ہیں - اور روپیہ کی بہت ضرورت ہے - اس لئے احباب کو اس طرف بہت جلد توجہ فرمانی چاہیئے - اور جو کچھ بقایا یا سال رواں کا چندہ کسی کے ذمہ ہے - وہ جلد تر ارسال فرما کر کارخانہ بدر کی اعانت فرماویں +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط وکتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں اور تا کہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے - لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تا کہ تعمیل میں توقف نہ ہو

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	۱ ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	سعہ	دعہ	ہے
نصف صفحہ	دعہ	سعہ	ہعہ	ہے	صہ
پورا کالم	سعہ	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	بعہ	ہعہ	للعہ	۶
ربع کالم	بعہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا - ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا - ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں - ایڈیٹر کو اختیار ہے - کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے - اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے - مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا - بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ دعہ روپیہ سے کم نہ ہو - جن کے اشتہار کی اُجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی - ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے - اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں - اور قیامت تک ہوتی رہیں گی - نہایت خوش خط - عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۱۲/ عا میں ہم سے ملتی ہیں - درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر - قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہیئں -

ضیاء پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر بدر کے لئے چھاپا گیا - تاریخ اشاعت ۲ اگست ۱۹۰۵ء